31172 ـ بارش كی بنا پر نمازیں جمع كرنا

سوال

كیا بارش كی صورت میں ظہر اور عصر اور مغرب و عشاء كی نمازیں جمع كرنا جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

" موسلا دھار بارش اور بار بار نماز كے لیے مسجد جانے میں مشقت كی بنا پر علماء كرام كے صحیح قول كے مطابق مغرب اور عشاء كی نمازیں ایك اذان اور ہر ایك كے لیے اقامت كے ساتھ جمع تقدیم كرنے كی رخصت ہے "

اور اسی طرح شدید كیچڑ كی صورت میں بھی علماء كرام كے صحیح قول كے مطابق ان دونوں نمازوں كو جمع تقدیم كرنا جائز ہے، تا كہ حرج اور مشقت ختم ہو سكے.

اللہ تعالی كا فرمان ہے:

اور اس نے دین كے بارہ میں تم پر كوئی تنگی نہیں ڈالی الحج (78).

اور دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اللہ تعالی كسی بھی نفس كو اس كی استطاعت سے زیادہ مكلف نہیں كرتا البقرۃ (286).

ابان بن عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے موسلا دھار بارش كی رات مغرب اور عشاء كی نمازیں جمع كی اور ان كے ساتھ كبار تابعین علماء كرام كی جماعت بھی تھی، اور ان كی كوئی مخالفت معلوم نہیں، تو اس طرح یہ اجماعت ہوا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی نے اسے " المغنی " میں بیان كیا اور شدید بیماری والے مریض كو ظہر اور عصر كی نماز ایك ہی وقت میں جمع كرنے كی اجازت دی ہے، كہ وہ جس طرح اس كے لیے آسانی ہو دونوں نمازوں كے اوقات میں سے كسی ایك میں نمازیں جمع كر لے، اور اسی طرح مغرب اور عشاء كو بھی حرج اور مشقت ختم كرنے كے لیے جمع كر سكتا ہے.

دیكھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (8 / 135).

اگر یہ کہا جائے کہ کیا ہم ۔ بارش کی بنا پر ۔ نماز مسجد میں جمع کریں یا کہ گھر میں ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

" مشروع تو یہ ہے کہ جب جمع کا جواز مثلا بارش وغیرہ پایا جائے تو اہل مسجد جماعت کا ثواب حاصل کرنے کے لیے اور لوگوں پر نرمی کے لیے نمازیں جمع کر لیں، احادیث میں بھی یہی آیا ہے.

اور مذکورہ عذر کی بنا پر گھر میں باجماعت نمازیں جمع کرنا جائز نہیں کیونکہ شریعت مطہرہ میں یہ وارد نہیں اور جمع کرنے کے عذر کے عدم وجود کی وجہ سے "

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية ولافتاء (8 / 134).

واللہ اعلم .